السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اس سال رمضان میں دیکھا، اور یہ پہلی بار تھی کہ میں نے منطقہ حائل میں نماز تراویح ادا کی، کہ امام قرآن مجید پکڑ کر اس سے پڑھتا ہے۔ پھر ایک طرف رکھ دتیا ہے پھر دوسری رکعت میں پکڑ لیتا ہے تا آنکہ نماز تروایح پوری کرتا ہے۔ جیساکہ اس نے رمضان کے آخری عشرہ کے دوران نماز تراویح کے سلسلہ میں کیا اور یہ بات جس نے میرے توجہ مبذول کی، جوکہ حائل کی تمام مساجد میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس سے پچھلے سال میں نے مدینہ منورہ میں نماز تروایح ادا کی تھی۔ وہاں میں نے یہ صورت نہیں دیکھی۔ میرے دل میں بار بار یہ خیال آیا ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا ہوتا تھا؟ ورنہ اسے نئی بدعت سمجھا جائے گا، جسے نہ صحابہ نے کیا اور نہ ہی تابعین میں سے کسی نے کیا۔ پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ آیا تھوڑا قرآن اور چھوٹی سورت پڑھنا مگر منہ زبانی پڑھنا، قرآن سے دیکھ کر اس زیادہ پڑھنے سے افضل نہیں، جس سے مقصد یہ ہو کہ امام ہر روز ایک پارہ پڑھ کر مہینہ کے آخر تک قرآن کو ختم کرسکے۔ اگر یہ کام جائز ہے تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی کیا دلیل ہے؟ محمد۔ م۔ ح۔ حائل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز تروایح میں قرآن کو دیکھ کر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس صورت میں سارا قرآن مقتدیوں کو سنایا جاتا ہے اور اس لیے بھی کہ کتاب وسنت کے جو دلائل شرعیہ نماز میں قرآن کی قراءت کی مشروعیت پر دلالت کرتے ہیں وہ منہ زبانی قراءت اور مصحف کو دیکھ کر قراءت دونوں کو عام ہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے آزاد کردہ غلام ذکوان کو حکم دیا کہ وہ نماز تروایح میں امامت کرائیں اور وہ قرآن کریم سے دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اسے امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں تعلیقا ذکر کیا ہے۔ جس کی سند مذکور نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 79

محدث فتویٰ